بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابرو بنانے کی اجرت لینے کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس کے بارے میں کہ کیا کوئی پالروالی ابرو بنانے کے پیسے لے سکتی ہے ؟

جواب

صرف خوبصورتی و زینت کے لئے ابرو کے بال نوچنا ، اور اسے بنانا ، اور بنوانا ، دونوں کام ناجائزوحرام ہیں ، اور ناجائزوحرام کام پر اجارہ کرنا ، ناجائزوگناہ ہے ، لہٰذا ابرو بنانے کی اُجرت حرام ہے ، جس سے یہ اُجرت لی ہے ، اسے واپس کرے ، وہ نہ رہے ہوں ، توان کے ورثہ کو دے ، اور اگر پتا نہ چلے ، تو اتنی رقم فقیروں پر صدقہ کردے ۔ ہاں ! اس میں جواز کی ایک صورت ہے کہ ابرو کے بال بہت زیادہ بڑھ چکے ہوں ، بھدے (بُرے) معلوم ہوتے ہوں تو صرف ان بڑھے ہوئے بالوں کو تراش کر اتنا چھوٹا کرسکتے ہیں ، کہ بھدا پن دور ہوجائے ۔ اور جب ایسا کرنے کی اجازت ہے ، تو اس کی اجرت لینے کی بھی اجازت ہے ۔

حدیث پاک میں ابرو بنوانے والی عورت پر لعنت آئی ہے ۔ چنانچہ صحیح مسلم میں ہے " عن عبد اللہ قال : لعن اللہ الواشمات و المستوشمات و النامصات و المتنمصات و المتفلجات للحسن المغیرات خلق اللہ " حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے ، انہوں نے فرمایا : اللہ تبارک و تعالیٰ کی لعنت ہے گودنے والیوں پر اور گودوانے والیوں پر اور بال اکھیڑنے والیوں پر اور اکھڑوانے والیوں پر اور حسن کے لئے کھڑکیاں کرانے والیوں پر ، جو اللہ کی خلقت کو بدلنے والیاں ہیں ۔ (صحیح مسلم ، ص 845 ، رقم الحدیث 2125 ، دارالکتب العلمیۃ ، بیروت)

مذکورہ بالا حدیث پاک کے الفاظ " بال اکھیڑنے والیوں " کی وضاحت کرتے ہوئے صدرالشریعہ بدرالطریقہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں : " یعنی جو عورت بھووں کے بال نوچ کر ابرو کو خوبصورت بناتی ہے اس پر لعنت ہے ۔ " (بہار شریعت ، ج 3 ، حصہ 16 ، ص 595 ، مکتبۃ المدینۃ ، کراچی)

اجرت کے حوالے سے حکم :

امام اہلسنت ، امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں : " حرام فعل کی اجرت میں جو کچھ لیا جائے وہ بھی حرام کہ اجارہ نہ معاصی پر جائز نہ اطاعت پر ۔ " (فتاوٰی رضویہ ، جلد 21 ، صفحہ 187 ، رضا فاؤنڈیشن ، لاہور)

علامہ زین الدین ابن نجیم مصری علیہ رحمۃ اللہ القوی گناہ کے کاموں پر اجارے کا حکم بیان کرنے کے بعد اس کی اجرت کے متعلق فرماتے ہیں : " وان اعطاہ الاجر وقبضہ لا یحل لہ ویجب علیہ ردہ علی صاحبہ ۔ " ترجمہ : اور اگر اس (یعنی ناجائز کام کے اجارے

پر رکھنے والے) نے اسے (یعنی ناجائز کام کرنے پر رکھے ہوئے نوکر کو) اجرت دی، اور اس نے اس پر قبضہ کرلیا تو اس کے لئے یہ اجرت لینا حلال نہیں، اور اس پر واجب ہے کہ اسے (یعنی اجرت کو) اس کے مالک کو لوٹا دے۔ (البحر الرائق، کتاب الاجارہ، باب الاجارۃ الفاسدۃ، جلد8، صفحہ23، دار الکتاب الاسلامی، بیروت)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: "ان صورتوں میں اجرت لینا بھی حرام ہے، اگر لے لی ہو تو واپس کرے، اور معلوم نہ رہا کہ کس سے اجرت لی تھی تو اسے صدقہ کردے۔" (بہارِ شریعت، جلد3، صفحہ144، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا اعظم عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5047

تاریخ اجراء: 08ذوالحجۃ الحرام 1447ھ/25مئی 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
darulIftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net